

شے ہے۔ ممکنات واجب کے مختلف شیون ہیں، ان کی اپنی کوئی حیثیت نہیں۔
مولانا طباطبائی کے قول کے مطابق اس تمثیل کی غرض یہ ہے کہ ممکنات کی ہستی
کو وجود واجب کے ضمن میں ثابت کیا جائے۔

۸۔ شرح : بیشک محبوب حقیقی کا شرمانا اور سامنے نہ آنا ایک محبوبانہ ادا
ہے، اگرچہ یہ ادا اپنے ہی ساتھ ہے، کیونکہ یہاں دوسرا کوئی موجود ہی نہیں۔ گویا ان
کا پردہ اختیار کرنا اور حجاب میں رہنا بھی تو بے حجابی ہی ہے۔

مقصود یہ ہے کہ وجود واجب نے کائنات کے اندر مختلف صورتوں میں ظہور کیا
لیکن شرم و حجاب کا یہ عالم ہے کہ اب تک کھل کر سامنے نہ آیا، حالانکہ اس کا پردے
میں رہنا اور حجاب کرنا بھی ادا کے ناز کی حیثیت میں بے حجابی ہی ہے۔ یعنی نہ کھل
کر سامنے آتا ہے، نہ پوری طرح مستور رہتا ہے، بہین بہین رہ کر عشاق کو ٹپاتا ہے۔
۹۔ شرح : بجنوری مرحوم فرماتے ہیں :

”معتوقِ عالم، جو موجودات کے نقاب میں پنہاں ہے، برابر اپنی جمال آرائی
میں مصروف ہے اور آئینہ نقاب ہی میں لیے ہوئے اپنے غازے کو
درست کر رہا ہے۔ جب عالم تکمیل کو پہنچ جائے گا تو نقاب الٹ دیگا
عالم کو دیکھنے ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی کسی چیز کی کمی ہے بیشش
حبت آراستہ ہو رہے ہیں اور منتظر ہیں۔“

مطلب یہ ہے کہ ابھی تک کائنات کی تکمیل نہیں ہوئی اور اس کی آرائش کا سلسلہ
برابر جاری ہے۔ اس کا خالق یعنی وجود واجب نقاب میں بھی آئینہ سامنے رکھے
ہوئے ہے، گویا بننا سنورنا بدستور جاری ہے اور آرائشِ جمال سے فراغت حاصل
نہیں ہوئی۔ قرآن مجید کی آیت : کلّ یوم ھو فی شان (ہر روز وہ ایک شان
میں ہے) بھی اسی کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

۱۰۔ لغات - غیب غیب : اس سے مراد مرتبہ احدیت ہے، جہاں
تک عقل، ادراک اور بصر کی رسائی ممکن نہیں۔